احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

خطبہ نمبر 13

CPL 61

☎ 21302

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 31- مارچ 1999ء - 12 ذی الحجہ 1419 ہجری- 31 امان 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 70

جہاد فی سبیل اللہ

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگ کرنے والے دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو خدا کی رضا چاہتا ہے۔ امام کی اطاعت کرتا ہے اپنا عمدہ مال خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے اور اپنے ساتھی کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے اور فتنہ وفساد سے بچا رہتا ہے۔ ایسے شخص کا سونا اور جاگنا سب کا سب باعث اجر ہے۔

دوسرا وہ شخص جو فخر اور نام و نمود کے لئے لڑتا ہے۔ امام کی نافرمانی کرتا ہے اور زمین میں فساد پھیلاتا ہے۔ ایسا شخص کچھ بھی اجر حاصل نہ کرپائے گا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب فیمن یغزو ویلتمس الدنیا)

جو اللہ کے کاموں میں لگ جاتا ہے اللہ اس کے کام سنوار دیتا ہے

ہر قسم کے ظاہری اور مخفی شرک کے خلاف جہاد کریں

رجسٹر روایات سے حضرت مسیح موعود کے رفقاء کے ایمان افروز حالات کا تذکرہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 26- مارچ 99ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے)

لندن : 26- مارچ 1999ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ کا خطبہ حسب معمول ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور ساتھ کئی دیگر زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے سورہ حجرات کی آیت 16 کی تلاوت کے بعد اس کا مطلب بیان فرمایا کہ مومن تو وہی ہیں جو اللہ اور رسول پر ایمان لائے اور کبھی اس میں شک نہیں کیا۔ اور مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور یہی لوگ سچے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے اس آیت کے حوالے سے فرمایا جماعت کو میرا پیغام ہے کہ سچوں میں شامل ہو جاؤ۔ اور سچ پر قائم ہو کر مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس آیت کا رابطہ دعا سے بھی ہے ہمارے سارے کاموں کا انحصار دعا پر ہی ہے۔ جو اللہ کے کاموں میں مصروف ہوتے ہیں اللہ ان کے کاموں میں کیوں مصروف نہ ہوگا۔ حضرت مسیح موعود کے رفقاء دین کے کاموں میں اس طرح مشغول ہوتے تھے کہ اللہ ان کے کام خودبخود کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں آجکل رجسٹر روایات رفقاء کا مطالعہ کررہا ہوں اور 5 ہزار صفحے پڑھ چکا ہوں۔ اس کے بعد اسے جماعت وار خاندانوں میں تقسیم کرکے ان کو بھجواؤں گا اور انہیں بتاؤں گا کہ یہ جو تم آجکل کھا رہے ہو یہ انہی کی دعاؤں اور برکتوں کے طفیل ہے۔ پھر وہ کمیٹیاں بنا کر اپنے اپنے خاندانوں کے لوگوں کو سنائیں تاکہ خدا کرے کہ ان کو دین کی ایک نئی لو لگ جائے۔

حضور نے ضمناً فرمایا کہ ضروری نہیں کہ ہر خطبہ ایک گھنٹے کا ہو مضمون زیادہ ہو تو زیادہ طویل ہوگا اور اگر کبھی ضروری ہوا تو اس سے کم بھی ہوگا۔ تکلف نہیں ہوگا یہی مسیح موعود اور مصلح موعود کا بھی طریق تھا۔

حضور ایدہ اللہ نے احادیث نبوی بیان فرمائیں ایک حدیث میں ذکر ہے کہ وہ شخص بہتر ہے جو اپنے نفس کے ذریعے اور مال سے جہاد کرتا ہے اور جو نہ کر سکے وہ وادی میں مقیم رہ کر عبادت کرے اور بنی نوع کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔ ایک حدیث کے حوالے سے فرمایا جو امین بنایا جائے وہ بھی جہاد کرنے والا ہے۔ حضور نے ایک حدیث بیان فرمائی جس میں ذکر ہے کہ مشرکوں سے اپنی جان اور مال سے جہاد کرو۔ دنیا بھر میں شرک بھر گیا ہے ایسے مشرکوں کے خلاف جہاد کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے ضمناً فرمایا کہ اس وقت جو احمدی حج کررہے ہیں انہوں نے دنیا بھر کے احمدیوں کو سلام بھجوایا ہے۔ ایک حدیث کے حوالے سے حضرت صاحب نے فرمایا کہ اللہ اور رسول پر ایمان کے بعد اللہ کی رضا کے حصول کے لئے امام کی اطاعت کا درجہ ہے۔ جو بھی امام ہے اس کی اطاعت لازم ہے۔ آپ نے حدیث کے حوالے سے نصیحت فرمائی کہ جماعت میں خدمت کرنے والے بعض افراد اپنے ساتھیوں سے نرمی سے پیش نہیں آتے۔ یہ بات درست نہیں۔ حضور نے فرمایا آج دنیا میں جتنی بھی جنگیں ہورہی ہیں یہ سب نفس کی جنگیں ہیں ایک بھی جہاد کی جنگ نہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا غفلت اور سستی کا بہترین علاج استغفار ہے۔ لیکن جس کو استغفار کی طرف بھی توجہ نہ ہو اس کے لئے جماعت کے افراد کو دعا کرنی چاہئے کہ ایسے بھائیوں کو اللہ استغفار کی توفیق دے۔

حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ راتوں کو رو رو کر دعائیں کریں اصل دعا دین ہی کی دعا ہے۔ لیکن یہ نہ سمجھو کہ ہم گنہگار ہیں ہماری دعاؤں کی کیا حیثیت ہے۔ یہ انکساری نہیں یہ غلطی ہے۔ جو خدا کی خاطر خدا کے دین کے لئے دعائیں کرے اس کی دعائیں معمولی نہیں ہوتیں۔ حضور نے فرمایا دعاؤں کی مقبولیت کی پہچان اپنی ذات میں تلاش کرو اگر تمہارے اندر پاک تبدیلیاں پیدا ہوں تو مطلب ہے کہ خدا تم میں اتر رہا ہے۔ اللہ کی صفات تو غیر متبدل ہیں مگر ایسے شخص کے لئے خدا گویا ایک تبدیل شدہ شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔

حضور نے فرمایا جماعت کے غلبے کا جو وعدہ حضرت مسیح موعود نے آپ سے فرمایا ہے وہ دعاؤں کی کیمیاگری سے پورا ہوگا۔ اور پورا ہو بھی رہا ہے۔ بعض دفعہ لوگوں کی حیلّیوں سے گھبرا کر ہمارے لوگ سمجھتے ہیں غالب تو کوئی اور ہو رہا ہے حالانکہ آپ کو غالب آتا دیکھ کر وہ ایسی حیلیاں کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا اللہ مخالفت کرنے والے ایسے لوگوں کو روڑی بنا کر جماعت کی جڑوں میں ڈال دیتا ہے۔ اور دیکھیں اسے کیسے پاکیزہ پھول اور پھل لگ رہے ہیں۔ انہی مخالفتوں کے ساتھ ہم نے زندہ رہنا ہے اور ان پر غالب آنا ہے۔ حضور نے فرمایا میں کامل یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ انشاء اللہ 'ایک ہی سال میں ایک کروڑ نئے افراد احمدیت میں داخل ہوں گے۔

★......★......★......★

میں اللہ کا کام کر رہا ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ بنگلہ دیش جب ہم گئے جماعت کے وفد کی صورت میں۔ تو اس میں حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری بھی ہمارے ساتھ تھے اور بہت دلچسپ سفر تھا' کافی جماعتیں پھرے۔ آخری دنوں میں جب ہم ڈھاکہ پہنچے تو ڈھاکہ کی جماعت نے وفد کے اعزاز میں ایک ہوٹل میں ایک دعوت کی ہوئی تھی۔ اسی وقت وہاں ایک تار پیش کی گئی جس میں یہ تھا کہ مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کی بیوی اتنی خطرناک بیماری میں مبتلا ہیں اور اس مرحلے تک بیماری پہنچ گئی ہے کہ آج نہیں تو کل تک وہ ڈاکٹری خیال کے مطابق فوت ہو جائیں گی اس لئے درخواست ہے کہ مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کو فوری طور پر واپس بھجوا دیا جائے یا پھر ان کے لئے تار تھی انہیں کے نام ہو گی تو یہ تھا کہ آپ فوری طور پر واپس آجائیں تو انہوں نے پڑھی اور بعض دفعہ کھانسی اس طرح کیا کرتے تھے کہ "اوہوں" اور جیب میں کاغذ مروڑ کر ڈال لیا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ مولوی صاحب کیا بات ہے تو انہوں نے فرمایا کہ یہ تار آئی ہے میری طرف گھر کی طرف سے' تو میں نے کہا پھر چند دن تو رہ گئے ہیں سفر میں آپ چلے جائیں واپس۔ کہتے ہیں نہ 'نہ' یہ کام نہیں کرنا۔ میں تار دے رہا ہوں کہ میں ہرگز نہیں آؤں گا۔ مجھے بڑا تعجب ہوا۔ میں نے کہا آپ کی بیوی کے متعلق بتا رہے ہیں فوت ہو رہی ہے۔ آپ کہتے ہیں میں نہیں آؤں گا کیا بات ہے۔ کہتے ہیں میں خدا سے داؤ مار رہا ہوں۔ اس قسم کے الفاظ تھے' میں اللہ کو خوب سمجھتا ہوں اگر میں واپس گیا تو اس نے مرنا تو ہے ہی اور اگر میں واپس نہ گیا تو اللہ پر ڈالوں گا کہ میں تیرے کام میں تھا اور پھر پیچھے میری بیوی مار دی۔ تو میں جانتا ہوں اپنے رب کو اس نے کبھی بھی نہیں مرنے دینا اس کو۔ یہ سب باتیں ہیں اور پورا ہفتہ بعد میں ٹھہرے اور اسی دوران اطلاع بھی آگئی کہ بیوی ٹھیک ٹھاک ہے فکر نہ کریں۔

(خطبہ 2- دسمبر 1994ء الفضل انٹرنیشنل 13-1-95ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خطبہ جمعہ

(بیوت الذکر) تو جتنی بنائی جاسکتی ہیں بناتے جانا چاہئے کوئی جماعت ایسی نہ ہو جس کی اپنی (بیت الذکر) نہ ہو

احسان کا بدلہ بہترین طریق سے اتارنے کا ذریعہ دعا سے بڑھ کر ممکن نہیں

ظلم کا تصور بھی احمدی کے ذہن میں داخل نہیں ہونا چاہئے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ 11- دسمبر 1998ء بمطابق 11- فتح 1377 ہش بمقام بیت الفضل (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ نحل کی آیات 121-122 کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

یہ آیات سورہ النحل کی 121ویں اور 122ویں آیات ہیں۔ ان کا تشریحی ترجمہ یہ ہے کہ ابراہیمؑ یقیناً ایک امت تھا، ایسی امت جو ہمیشہ تذلل اختیار کرنے والا۔ امت کا لفظ تو کثرت سے لوگوں کے گروہ کے متعلق استعمال ہوا کرتا ہے مگر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک بڑی امت تھے۔ ان معنوں میں یہ ایک خوشخبری بھی تھی اور ایسی خوشخبری تھی جو کبھی کسی اور نبی کو اس رنگ میں عطا نہیں ہوئی کیونکہ آنحضرت ﷺ کی امت بھی ابراہیمؑ ہی کی امت ہے اور اس پہلو سے ابراہیمؑ کی اپنی امت کا جو پھیلاؤ ہے دنیا میں وہ بھی بے شمار ہے۔ تو ان امور کو پیش نظر رکھیں تو امت کا ایک بیج تھا اس کا یہ معنی بنے گا۔ ابراہیمؑ کے اندر ایک ایسی امت کا بیج تھا جس نے سب دنیا پہ چھا جانا تھا اور اس بیج نے سب سے زیادہ اعلیٰ درجے کی نشوونما حضرت رسول اللہ ﷺ کے ظہور کے ذریعے سے حاصل کرنی تھی۔

قانتاً ہمیشہ تذلّل اختیار کرنے والا اللہ کی خاطر، اللہ کے حضور ہمیشہ بچھا رہنے والا۔ حنیفاً اس حد تک اللہ کی طرف جھکاؤ کہ اگر ایسے جھکاؤ والے کے قدم ڈگمگائیں بھی تو خدا ہی کی طرف گرے گا یعنی خدا سے ہٹ کر دوسری طرف گرنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تو قدم ڈگمگانے کا محاورہ ہے مراد یہ ہے کہ اس جھکاؤ کے ساتھ ہمیشہ رہا کہ جب بھی پناہ کی ضرورت پڑی، جب بھی سہارا ڈھونڈتا ہوا اللہ ہی کی پناہ لی، اللہ ہی کا سہارا ڈھونڈا۔ (-) اور وہ مشرکین میں سے نہیں تھا۔ اب مشرک کی نفی اس سے بہتر الفاظ میں نہیں ہو سکتی۔ جو الفاظ اس سے پہلے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق استعمال ہوئے ہیں اس میں ہر قسم کے شرک کی نفی ہے۔ اس پر اگر آپ غور کریں تو حیران ہوں گے کہ ولم یک من المشرکین میں ہر طرح کے شرک کی نفی شامل ہو گئی ہے اور ابراہیمؑ کو ایک موحد بندے کے طور پر پیش کیا۔ اس کے نتیجے میں اس پر شکر واجب تھا اور یہی اس سے اگلی آیت بیان فرما رہی ہے (-) نعمتیں تو اس پر بے شمار تھیں اللہ کی، وہ ان سب نعمتوں کا شکر ادا کرنے والا تھا۔ اب جتنی بڑی نعمتوں کا ذکر گزرا ہے اس کا شکر بھی سوچیں کہ کتنا وسیع شکر ہوگا۔ کس گہرائی سے شکر ادا کیا گیا ہو گا اور کس وسعت کے ساتھ ہر نعمت کا تصور کر کے اس کا شکر ادا کرنا گویا کہ ساری زندگی اسی میں صرف ہو گئی (-) اللہ نے اسے چن لیا۔ شکر نعمت کا حق ادا کئے بغیر چننے کا سوال نہیں اور چنے بغیر شکر نعمت کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ یہ دونوں باتیں لازم و ملزوم ہیں۔ اللہ تعالیٰ چنتا ہی ان بندوں کو ہے جو نعمت کا شکر ادا کرنے کا حق ادا کرتے ہیں اور جو حق ادا کرتے ہیں ان کو مزید چن لیتا ہے تو گویا ایک لامتناہی سلسلہ اجتبیٰ کا ہے جو چلتا چلا جاتا ہے اور وہ راستہ کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ جتنا اللہ کا احسان بڑھتا چلا جائے اتنا شکر بڑھتا چلا جائے اسی قدر اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کا اجتبیٰ کا فعل صادر ہوتا چلا جائے گا اس بندے کو مزید نیک ترقیوں اور بلندیوں کے لئے چن لے گا۔

چنانچہ اسی آیت کے آخر پر ہے (-) اس کو ایک سیدھی راہ کی طرف ہدایت دی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ تو صراط مستقیم پر تھے ہی یہاں اس مضمون کے سیاق و سباق سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ سلسلہ ایک جاری صراط مستقیم کا سلسلہ تھا جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا کیونکہ صراط مستقیم اس رستے کو کہتے ہیں جو بالکل سیدھا ہو اور سیدھا رستہ کبھی بھی کہیں ختم نہیں ہو سکتا۔ ہر چیز جو ختم ہوتی ہے اس کے لئے ایک دائرے کی ضرورت ہے، خم کی ضرورت ہے اگر کسی چیز میں خم نہ ہو تو وہ لامتناہی ہو گی تو (-) یہ معنی اس سیاق و سباق کے ساتھ نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک ایسے رستے پر چلا دیا نعمتوں اور شکر، نعمتوں اور شکر، نعمتوں اور شکر اور اس کے نتیجے میں اللہ کا اجتباء کرتے چلے جانا کہ یہ راہ جو تھی یہ صراط مستقیم تھی اس راہ پر کبھی بھی کوئی آخر نہیں آیا کرتا، مسلسل آگے بڑھنے والی، مسلسل آگے چلنے والی راہ ہے۔

اور دوسری آیت میں جو حضرت ابراہیمؑ کے متعلق وفی الاٰخرۃ من الصّٰلحین کا ذکر آتا ہے اس میں بھی دراصل اسی طرف اشارہ ہے کہ اس کی ہر آخرت صلاح کی آخرت تھی۔ اس کا ہر بعد میں آنے والا فعل نیکی کا فعل تھا۔ تو صرف دنیا ہی میں اس نے حسنات سرانجام نہ دیں، دنیا ہی میں نیکیوں پر نہیں چلا بلکہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی نیکیاں بھی اس کو عطا کیں اور ایسی صلاحیت عطا فرمائی، ایسی پاکیزگی عطا فرمائی جو دن بدن بڑھتی چلی جا رہی تھی اس دنیا میں بھی اور اس دنیا میں بھی اس کے صالح ہونے کا اثر ان معنوں میں ظاہر ہوتا ہے جن معنوں میں یہ آیات بیان کر رہی ہیں کہ لامتناہی سلسلہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہو گا۔

یہ آیات شکر کی آیات ہیں اور آج بھی میں شکر ہی کے مضمون پر کچھ امور بیان کرنا چاہتا ہوں اور ان کا سب سے اول تعلق تو جلسہ سالانہ قادیان سے ہے جو حال ہی میں گزرا ہے۔ اس جلسے کے متعلق میں نے یہ بیان کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا بے انتہا احسان ہے کہ اس کثرت سے نومبایعین جو ہندوستان کے رہنے والے نومبایعین تھے تشریف لائے اور دوسرے ہندوستانی اس کثرت سے تشریف لائے کہ ان کی تعداد ہر دوسرے جلسے سے بڑھ گئی سوائے اس جلسے کے جس میں میں شامل ہوا تھا۔ لیکن مجھے بعد میں توجہ دلائی گئی اور گھر میں ہی ہماری ایک بچی نے کہا کہ آپ کی بات اعداد و شمار کے لحاظ سے درست نہیں ہے کیونکہ ہندوستان کی جماعتیں آپ کے وہاں دورے کے وقت بھی اس کثرت سے شامل نہیں ہوئی

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

تھیں اس لئے نیا ریکارڈ ہے یہ۔ یہ ایک نئی منزل ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں لے جا کر کھڑا کیا اور آگے بڑھنے کے لئے کھڑا کیا ہے ہر منزل پر انسان تھوڑا سا دم لیتا ہے پھر آگے چل پڑتا ہے۔ تو واقعی یہ بہت گہری بات ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قادیان کے جلسے میں اس کثرت سے ہندوستانیوں کو شامل ہونے کی توفیق بخشی ہے جن میں بھاری اکثریت نو (احمدیوں) کی تھی کہ **ایسی کثرت سے ہندوستانیوں کا کسی قادیان کے جلسے میں شریک ہونا اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا**۔ جس جلسے میں میں شامل ہوا تھا' مجھے اللہ نے توفیق عطا فرمائی تھی اس وقت پاکستان سے بڑی بھاری تعداد احمدیوں کی اس میں شامل ہوئی تھی۔ اب کوئی بھی پاکستان سے وہاں نہیں جاسکا۔ وہ غالباً چھ سات ہزار تھے جو پاکستان ہی سے وہاں پہنچے ہوئے تھے اس کے علاوہ سب دنیا سے کئی ہزار' دو تین ہزار مہمان تشریف لائے ہوئے تھے جو اب صرف چند سو صرف تو اگر ان کا حساب نکال لیں تو بلاشبہ یہ جلسہ ایک ریکارڈ جلسہ ہے۔ ایسا ریکارڈ کہ میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ اس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ اب ہمارے لئے نئے معیار مقرر فرمائے گا۔

اور اس کے ساتھ میری توجہ اس طرف بھی منتقل ہوئی کہ **پاکستان میں کبھی کوئی جلسہ ایسا نہیں ہوا جس میں دس ہزار نو مبایعین شامل ہوئے ہوں**۔ دس ہزار تو کجا ہزار ڈیڑھ ہزار سے زیادہ کا مجھے یاد نہیں کہ کبھی بھی پاکستان کے کسی جلسے میں اس کثرت سے نو مبایعین شامل ہوئے ہوں اور غیر احمدیوں کی تعداد بھی نسبتاً معمولی ہوا کرتی تھی۔ غیر مبایعین اور نو مبایعین کو ملا بھی لیں تو ربوہ کے جلسے میں دو اڑھائی ہزار سے زیادہ ان کی تعداد نہیں ہوا کرتی تھی' زیادہ سے زیادہ اتنی تھی۔ تو اب قادیان کا جلسہ دیکھیں تو کتنا آگے بڑھ گیا ہے اللہ کے فضل کے ساتھ ربوہ کے مقابل پر اس کا بڑھنا ایک خوش خبری ہے کہ جس ربوہ کے یہ پیچھے پڑے ہوئے ہیں اللہ ایسے ہزار ربوے اور پیدا کر دے گا۔

اور ربوہ کی تمہیں باتیں یاد ہیں اس وقت تم تو کچھ بھی نہیں تھے جب ربوہ یہ تمہیں قبضہ تھا اس وقت تو تمہاری کوئی حیثیت ابھی نہیں تھی۔ اب دیکھو کہ اللہ تعالیٰ ہندوستان میں کس کثرت کے ساتھ تمہارے لئے نئے انصار پیدا کر رہا ہے جو قانتاً للہ نیکی کی راہوں پہ آگے بڑھیں گے۔(۔)

اب شکر کے تعلق میں ہی میں بعض احادیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اور انہی احادیث سے سبق لیتے ہوئے اب ہندوستان کے نو احمدیوں کے شکر کا طریقہ آپ کو بتاتا ہوں۔ سب سے پہلی حدیث تو بندوں کے احسان سے تعلق رکھنے والی ہے۔ عن اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا **جس پر کوئی احسان کیا گیا ہو اور وہ احسان کرنے والے کو کہے کہ اللہ تجھے اس کی جزائے خیر اور اس کا بہترین بدلہ دے تو اس نے ثنا کا حق ادا کر دیا**۔

(ترمذی کتاب البر والصلہ باب فی ثناء بالمعروف)

اب یہ وہ حدیث ہے جس کا تعلق محض بندوں کے احسان سے ہے کیونکہ خدا کو تو نہیں انسان کہا کرتا کہ جزاک اللہ احسن الجزاء۔ اے اللہ تجھے اللہ جزا دے اس لئے اس حدیث کا کوئی اور معنی ممکن ہی نہیں ہے سوائے اس کے کہ بندوں کا معاملہ بندوں کے ساتھ ہو۔

قد ابلغ فی الثناء۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حق ہی ادا نہیں کیا بلکہ بہت مبالغہ کیا ثنا میں۔ مبالغہ ان معنوں میں کہ جہاں تک ثنا ممکن تھی وہ اس نے کر دی اس لئے جب آپ کہتے ہیں جزاک اللہ خیراً کہ اللہ تجھے بہترین جزا دے تو یہ کوئی معمولی بات نہیں۔ **بعض لوگ اپنی حماقت سے یہ سمجھتے ہیں کہ مقابل پہ دیا تو ہمیں کچھ بھی نہیں اور جزاک اللہ کہہ کے' بعض لوگ کہتے ہیں ٹرخا دیا۔ بہت ہی بے وقوف ہیں یہ خیال کر لینے والے** کیونکہ بندہ کیا دے سکتا ہے آخر۔ آپ جتنا بھی اس کے لئے کچھ کریں وہ زیادہ سے زیادہ جو دے گا پھر بھی اپنے بندے کے احتیاج کے مطابق دے گا۔ وہ خود محتاج ہے اس کا ایک محدود دائرہ ہے اس سے بڑھ کر وہ آپ کو کچھ عطا کر ہی نہیں سکتا۔ تو وہ لوگ جو عطا کرنے کی کوشش کرتے ہیں ایک پہلو سے بدلہ اتار بھی دیتے ہیں مگر جب بدلہ اتار دیا جائے تو دونوں کے درمیان جو محبت اور مودّت کا رشتہ ہے وہ عملاً منقطع ہو جاتا ہے۔

ایک انسان سمجھتا ہے میں نے اس کے لئے کچھ کیا تھا دوسرا کہتا ہے میں نے اس کے لئے کر دیا اور جب بھی کوئی وقت پڑے تو کہہ دیتے ہیں دیکھو میں نے تمہارا بدلہ اتار دیا تھا اور جتنا تم نے کیا تھا اس سے زیادہ دیا تھا تو بات وہیں ختم ہو گئی۔ لیکن جزاک اللہ خیراً کے اوپر رسول ﷺ فرماتے ہیں قد ابلغ فی الثناء اس سے بڑھ کر وہ اس کی ثنا اور کیا کر سکتا تھا کہ اپنے احسان کا معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جب یہ جزاک کی دعا دی جائے تو دل کی گہرائی سے دینی چاہئے اور اگر دل کی گہرائی سے یہ دعا اٹھے تو اس سے بہتر کسی احسان کا بدلہ نہیں اتارا جا سکتا۔ کیوں؟ اس دعا کو پھر اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے۔ اور دل کی گہرائی سے تبھی اٹھ سکتی ہے اگر انسان کے اندر احسانمندی کا جذبہ ہو' اگر انسان کے اندر احسان کو قبول کرنے اور اس پر خوش ہونے اور تھوڑے سے کو بہت زیادہ سمجھنے کا جذبہ ہو تبھی دل کی گہرائی سے دعا اٹھ سکتی ہے۔

تو تمام دنیا کے احمدیوں کے لئے اس میں بڑا گہرا سبق ہے۔ **اپنے روزمرہ کے معاملات کو آپس میں درست کریں اور احسان کا جو بدلہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ آپ بہترین رنگ میں ادا کریں وہ دعا کے ذریعے ہے اور ایسی دعا کے ذریعے جس سے بڑھ کر پھر دعا ممکن نہیں ہے**۔ لیکن ایک شرط ہے اس کے ساتھ وہ یہ ہے کہ اگر آپ اپنی طرف سے کچھ دے سکتے ہوں تو وہ دینے کے علاوہ یہ دعا دیں۔ دو باتیں ہیں' دے کر انسان سمجھے کہ یہ کچھ بھی نہیں ہے اور پھر اللہ کی طرف معاملہ لوٹا دے کہ اے اللہ اس کو اتنا دے کہ جو میرے تصور میں بھی نہیں آ سکتا یا اس کے تصور میں بھی نہیں آ سکتا تو یہ ایک لامتناہی شکر کا سلسلہ ہے جو چلتا چلا جاتا ہے۔ یہ وہ صراط مستقیم ہے شکر کی جس کا ذکر حضرت ابراہیمؑ کے سلسلے میں بیان فرمایا گیا ہے۔

اگلی حدیث وہ ہے جو بہت گہری ہے اور مختلف معانی رکھتی ہے۔ بندوں پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے اور اللہ کے احسانات پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ جتنا میں نے اس پر غور کیا ہے اتنا ہی زیادہ میں اس کے مختلف معانی میں کھویا گیا ہوں اور مشکل محسوس کرتا ہوں کہ ان سب معانی کی طرف آپ کو متوجہ کر سکوں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے تھوڑے سے کلام میں بے انتہا معانی مضمر ہوا کرتے ہیں اور یہ وہ حدیث ہے جس کا تعلق بیک وقت انسانوں کے احسان سے بھی ہے اور اللہ کے احسانات سے بھی ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جسے کوئی چیز عطا کی جائے۔ اب دیکھیں مجہول رکھا ہے اس کو(۔) صاف پتہ چل رہا ہے کہ اس میں دونوں امکانات کو مدنظر رکھا گیا ہے چیز بندے کی طرف سے عطا کی جائے یا اللہ کی طرف سے عطا کی جائے تو یہی چابی ہے اس بات کی کہ آگے جتنے مضامین چل رہے ہیں وہ بندوں اور خدا دونوں کی طرف منسوب ہوں گے۔ جب اللہ کی طرف منسوب ہوں گے تو پھر اس کے معنے بہت زیادہ وسیع اور گہرے ہوتے چلے جائیں گے جسے کوئی چیز عطا کی جائے تو اسے چاہئے کہ وہ اس کا بدلہ دے' ان معنوں میں اعطی عطاء فوجد فلیجزبہ اب یہاں ترجمہ کرنے والے نے یہ غلطی کی ہے کہ وجد کے مضمون کو آخر پہ رکھا ہے حالانکہ یہ فرمایا گیا فوجد فلیجزبہ اگر اسے توفیق ہو۔ وجد کا یہ معنی ہے یہاں' اگر توفیق ہو تو اس کا بدلہ دے۔

اب اللہ کے بدلہ اتارنے کی توفیق ہی نہیں تو بندوں کے معاملے میں توفیق کچھ نہ کچھ ہوتی ہے۔ مگر اللہ کے معاملے میں تو کوئی توفیق ہی نہیں ہے آپ کیسے توفیق پائیں گے کہ اللہ کا بدلہ اتاریں۔ تو یہ دو شاخہ معنی چلتا چلا جا رہا ہے آگے (۔) اب یہاں ایک محاورہ حضور اکرم ﷺ نے استعمال فرمایا ہے جو عربی لغت میں اس طرح نہیں ملتا کہیں بھی۔ ثنی علیہ کا مضمون تو ملتا ہے لیکن ثنی بہ۔ اثنی بہ کا جو صلہ ہے "ب" کے ساتھ یہ آپ کو کسی لغت میں کہیں نظر نہیں آئے گا اور یہ بات واضح کر رہی ہے کہ حضرت اقدس رسول اللہ ﷺ کے ذہن میں عام معنوں سے ہٹ کر کچھ معانی ہیں اور یہی وہ پہلو ہے جو آج میں

آپ کے سامنے خوب کھولنا چاہتا ہوں۔

فلیجزبہ- جزی بہ کا مضمون تو ہر لغت میں آپ کو مل جائے گا۔ کسی کو کسی چیز کی جزا دی جائے تو کہیں گے جزیٰ بہ یہ عام مضمون ہے مگر یثن بہ کہیں نظر نہیں آئے گا اور یہی وہ یثنِ بہ ہے جس کا معنی بہت وسیع ہے جس کے متعلق میں آج آپ کے سامنے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اگر اس کے پاس کچھ نہ ہو یا توفیق نہ ہو تو یثن بہ اگر میں بندوں کی بات پہلے شروع کرتا ہوں تو یہ نہیں فرمایا کہ اس کی تعریف کرو اس کا کوئی ذکر نہیں ہے اس چیز کے ذریعے اس کا شکر ادا کرو جو تمہیں عطا کی گئی ہے۔ یہ مضمون عام مضمون سے بہت گہرا ہے۔ یثن بہ کا صرف یہ مطلب بنے گا اس چیز کے ذریعے شکر ادا کرو جو تمہیں عطا کی گئی ہے۔ اس چیز کے ذریعے کیسے شکر ہوتا ہے اس کے بہت سے طریق ہیں جو اس حدیث میں اللہ کے تعلق میں تو سمجھ آجاتے ہیں' بندے کے تعلق میں فوری طور پر سمجھ نہیں آسکتے مگر غور کریں تو سمجھ آجائے گی۔

جو چیز تمہیں دی گئی ہے اس کو اگر لوگوں میں آگے بیان کرو اگرچہ دینے والا شکریے کا محتاج نہیں ہے اور دینے والے کا شکریے کا احتیاج اس کو اس قابل ہی نہیں رہنے دیتا کہ اس کا احسان کرنے والوں میں شمار ہو سکے۔ تو یہاں یہ نہیں فرمایا کہ اس کی ثنا کرو کیونکہ یہ تو اللہ تعالیٰ نے ناپسند فرمایا ہے۔ فرمایا اس چیز کو جو دیتا ہے اس کو آگے چلاؤ۔ اب کسی بندے کو کسی کی طرف سے کچھ ملتا ہے اگر وہ اس کو روک کے بیٹھ جائے تو یہ ثنا کا حق ادا نہیں کر رہا۔ بہ کے معنے میں ادا نہیں کر رہا۔ اس چیز کو استعمال کر کے اس کا حق ادا کرو۔ اب یہ استعمال بھی کئی طریق سے ہے۔ ایک تو یہ کہ خود اپنے اوپر استعمال کرو' اپنے گھر والوں پر استعمال کرو' اپنے عزیزوں پر استعمال کرو جو ثابت کر دے گا کہ تمہیں وہ چیز پسند تھی۔ اگر استعمال ہی نہ کرو اور چھپا لو یا الگ پھینک دو تو یہ شکر کا حق ادا کرنے والی بات نہیں ہے۔

دوسرے لوگوں تک پہنچاؤ۔ اسی چیز کا فیض اسی طرح لوگوں تک پہنچاؤ جیسے تم تک کسی نے اس چیز کا فیض پہنچایا تھا تو یہ سارے معنے بہٖ سے نکلتے ہیں اور علیٰ سے نہیں نکلتے جو عام طور پر ثنا کا صلہ ہے کیونکہ یہ دونوں مضمون بیک وقت چل رہے ہیں۔ اب میں صرف خدا کے تعلق میں یہ مضمون بیان کرتا ہوں۔

(فرمایا) جس نے خدا کی عطا کردہ چیزوں کے ذریعے اللہ کا شکر ادا کیا یعنی ان سب چیزوں کو اس طرح بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے استعمال کیا جس طرح اللہ نے اس کو عطا کی تھیں ان کو نہ چھپایا' نہ یہ ظاہر کیا کہ خدا نے خاص فضل مجھ پہ فرمایا ہے کیونکہ جب بھی اس بات کو چھپائے گا کوئی شخص تو ثنا کا حق جاتا رہے گا۔ تو مراد یہ ہے کہ جو بھی تمہیں عطا ہوا ہے اسے بیان بھی کرو اور اس کے ذریعے سے لوگوں کو دکھا دو کہ اس طرح شکر ہوا کرتا ہے۔ یہ وہ مضمون ہے جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے اس کی بہت سی شاخیں ہیں مگر اتنا یاد رکھیں کہ شکر کی بحث چل رہی تھی یہاں آکر شکر کی تان ٹوٹی ہے فقد شکرہ یہ ثنا کرے گا تو پھر شکر ادا ہو گا ورنہ شکر ادا نہیں ہو گا۔

(فرمایا) اور جو ان احسانات کو چھپائے گا فقد کفرہ اس نے ناشکری کی (ابو داؤد کتاب الادب۔ باب فی شکر المعروف) تو اللہ تعالیٰ کے احسانات کو بکثرت بیان کرنا' اللہ تعالیٰ کے احسانات کو استعمال کرنا' دوسرے بنی نوع انسان کے لئے احسان کے طور پر استعمال کر کے' یہ شکر ہے اور ان نعمتوں کو چھپا لینا کسی خوف سے' دنیا کے ڈر سے یا اور کسی بنا پر تاکہ ان کے پاس یہ چیزیں اکٹھی ہونی شروع ہو جائیں یہ ساری ناشکری کی قسمیں ہیں۔ پس اس مضمون سے یہ راہنمائی حاصل کرتے ہوئے میں اب قادیان کے جلسے کے تعلق میں ان نومبایعین کے متعلق یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے جو یہ کہا تھا کہ ان سب نومبایعین کو ہم دوبارہ جھونک رہے ہیں اسی راہ میں جس راہ سے ہمیں یہ عطا ہوئے تھے' یہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے عطا کئے تھے بہت سی باتوں کے پیش نظر جن کا ذکر میں ابھی کر چکا ہوں۔ ہم پر جو مظالم ہوئے' ظلم و ستم ہوئے' ہماری جو ناشکری کی گئی' ہم نے احسان پر احسان کئے اور اس کے مقابل پر ظلم پر ظلم دیکھے ان ساری باتوں کو اللہ تعالیٰ تو نہیں بھولتا' بندہ تو بھلا دیتا ہے اور شکر ادا کرنے والوں میں سب سے زیادہ شکر اللہ ادا کیا کرتا ہے اور اس کے شکر ادا کرنے کا طریقہ یہی ہے کہ وہ جتنا احسان کرتا ہے اس کو اور بھی بڑھا دیتا ہے اور اس دوڑ میں کوئی اللہ کو شکست نہیں دے سکتا۔ جتنا مرضی آپ کوشش کر کے دیکھ لیں کوئی چیز تو اللہ کو دے نہیں سکتے سب کچھ اسی کا دیا ہوا ہے۔ اس کا شکر ادا کر سکتے ہیں مگر جتنا شکر ادا کریں گے وہ اور دیتا چلا جائے گا۔ اب آنحضرت ﷺ سے زیادہ تو شکر ادا کرنے والا کوئی دنیا میں پیدا ہوا' نہ ہو سکتا ہے۔ آپ نے اللہ کا شکر ادا کرنے کے لئے ساری زندگی وقف کر دی اور اللہ تعالیٰ آپ کے مقام بڑھاتا چلا گیا۔ ناممکن تھا کہ اللہ کا شکر ادا کر کے اللہ کو آپ تھکا دیتے اور ناممکن تھا کہ خود بھی تھک جاتے کیونکہ زندگی بھر آپ تھکے نہیں شکر ادا کرتے کرتے اور نتیجہ یہ نکلا کہ وہ جزا جو اس دنیا میں عطا ہونی تھی' جس حد تک ہونی تھی اس کے علاوہ اللہ نے اس کو لامتناہی کر دیا اگلی دنیا کے لئے۔ تو آئندہ دنیا میں جو خدا تعالیٰ آنحضرت ﷺ کو بلند سے بلند تر درجات عطا فرماتا چلا جائے گا یہ اس شکر کا ہی نتیجہ ہیں جو زندگی بھر آپ نے ادا کیا۔ اب وہاں اللہ تعالیٰ کا شکر رسول اللہ ﷺ کیسے ادا فرمائیں گے یہ اللہ بہتر جانتا ہے۔ یہ وہ ایسی دوڑ ہے جس میں شکر ادا کرنے والے نے ہارنا ہی ہارنا ہے اور اللہ نے جیتنا ہی جیتنا ہے۔

تو اس پہلو سے میں نے یہ گزارش کی تھی کہ اب ہمارا شکریہ ہے کہ ان سب نومبایعین کو دوبارہ اسی راہ میں جھونک دیں اور استعمال کریں۔ اس احسان کا بدلہ اتارا تو نہیں جا سکتا مگر شکر ادا کرنے کے طور پر کہ اللہ تو نے یہ نعمت ہمیں دی تھی اب یہ نعمت ہم تیری راہ میں خرچ کر رہے ہیں۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ قادیان سے جتنی اطلاعیں ملی ہیں ان کی رو سے یہ نومبایعین جو سیدھے سادے بندے ہیں زیادہ تعلیم یافتہ نہیں ہیں بلکہ کثرت ایسی ہے جو تعلیم یافتہ ہے ہی نہیں' وہ اس پیغام کو سمجھ گئے ہیں۔ میں حیران رہ گیا کہ دیکھو اللہ نے کیسی ان کو فراست عطا فرمائی ہے کہ قادیان سے جتنی بھی رپورٹیں مل رہی ہیں اس میں اس بات کو نمایاں طور پر پیش کیا گیا ہے کہ سارے باتیں کرتے ہیں آپس میں' ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ ہم اس بات کو خوب سمجھ گئے ہیں' ہم شکر گزار بنتے ہیں اور بنیں گے اور جماعت نے جو ہم سے توقع کی ہے اس توقع کے مطابق ایسا شکر ادا کریں گے کہ ہندوستان کے کنارے گونج اٹھیں گے چنانچہ اب وہ یہ ارادے لے کر واپس گئے ہیں۔

تو ہم سے تو یہ وعدہ ابھی سے پورا ہو گیا(۔) انیدنکم میں ان کے معیار کے بڑھنے کا بھی ذکر ہے کہ ندنا کے معنے زیادہ کرنا ہے اور جب خدا شکر کے نتیجے میں زیادہ کرتا ہے تو اچھی باتیں زائد کیا کرتا ہے بری باتیں زائد نہیں کیا کرتا۔ تو جس حال میں یہ لوگ آئے تھے اس سے بہت بہتر حال میں لوٹے ہیں یہ بھی ازیدنّ کا وہ وعدہ ہے جو پورا ہو ہی گیا۔ اور اس کے بعد انہوں نے بڑھنا ہے اور ہندوستان میں پھیلنا ہے یہ اس کے بعد کی باتیں ہیں۔ تو وہی بات جو بارہا آپ کے سامنے بیان کی گئی ہے اور بیان کرتے ہوئے میں کبھی تھکتا نہیں وہ زِہ والی بات ہے۔ ناممکن ہے کہ آپ اللہ کو ہرا سکیں اس معاملے میں۔ جبکہ انسان تو انسان کو بھی نہیں ہرا سکتا اس معاملے میں۔

وہ بادشاہ کا قصہ آپ نے بارہا سنا ہو گا لیکن نئی نسلیں بھی آتی رہتی ہیں اور یہ نومبایعین بھی ضرور سن رہے ہوں گے۔ ان سب کے لئے سارے ہندوستان میں انٹیناز لگے ہوئے ہیں اور یہ بات کو سنتے ہیں اور بڑی توجہ سے دیکھتے ہیں تو ان کے علم میں اضافے کے لئے یا ان کے لطف میں اضافے کے لئے میں دوبارہ پھر یہ بیان کر دیتا ہوں۔ ایک بادشاہ نے اپنے وزیر کو یہ ہدایت کر رکھی تھی کہ جب بھی چلو اپنے ساتھ اشرفیوں کی تھیلیاں لے کے چلا کرو۔ کیونکہ جب کوئی چیز مجھے بہت پسند آئے اور میرے منہ سے "زِہ" نکل جائے کہ واہ واہ کیا بات ہے تم فوراً ایک تھیلی اس کو دے دینا جس کے متعلق میں زہ کہوں۔ اسی طرح وہ بادشاہ بھیس بدل کر سفر کیا کرتا تھا کیونکہ وہ چاہتا نہیں تھا کہ لوگوں کو پتہ لگے کہ یہ بادشاہ ہے یا اسے مجھ سے کوئی توقع ہے عام سادہ باتوں میں کوئی اچھی بات کر دیں تو پھر میں زِہ کہوں۔

ایک بوڑھا کسان درخت لگا رہا تھا اور درخت لگا رہا تھا کھجور کے اور تھا اتنا بوڑھا کہ بظاہر حالات اس کا اپنے لگائے ہوئے کھجوروں کا پھل کھانا ممکن نہیں تھا کیونکہ کھجور آٹھ نو سال میں عام طور پر پھل دیتی ہے اب جلدی پھل دینے والی بھی ایجاد ہو گئی ہیں مگر عموماً آٹھ

نو سال کے بعد پھل دیا کرتی ہے۔ تو اگر وہ نوے سال کا ہو جس طرح کہ بیان کیا جاتا ہے کہ بہت ہی بوڑھا تھا تو لازماً بادشاہ کو یہ خیال گزرا ہو گا کہ یہ کیا فضول کام کر رہا ہے' پھل تو کھا نہیں سکے گا اپنی محنت کا۔ تو اس نے اس بڈھے سے کہا کہ دیکھو تم یہ کام کر رہے ہو جس کا پھل تم کھا نہیں سکو گے' کیا فائدہ؟ اس نے کہا ہمارے باپ دادے بڈھے ہوا کرتے تھے انہوں نے جو کھجوریں لگائی تھیں ان کا پھل میں کھا نہیں رہا؟ کیا میں ایسا ناشکرا ہو جاؤں کہ ان کے احسان کا بدلہ اتارنے کی کوشش نہ کروں۔ یہ احسان کا بدلہ ان تک تو نہیں پہنچ سکتا مگر آنے والی نسلوں کو پہنچے گا پھر وہ کھجوریں لگایا کریں گے' اس سے اگلی نسلیں فائدہ اٹھایا کریں گی تو احسانات کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے جو جاری ہو جائے گا۔

یہ اتنی پیاری بات لگی بادشاہ کو کہ اس نے کہا "زہ" سبحان اللہ' کیا بات ہے۔ اسی وقت وزیر نے ایک تھیلی اشرفیوں کی نکال کر اس کو پکڑا دی۔ اس نے کہا بادشاہ سلامت! آپ تو کہتے تھے کہ کھجوریں نو سال کے بعد پھل لاتی ہیں میری کھجور نے تو ابھی پھل دے دیا ہے۔ آپ گواہ رہیں اس کے۔ "بادشاہ سلامت" تو نہیں اس نے کہا۔ ابھی تو چھپایا ہوا تھا' بیچ میں سے جانتا ہو گا ضرور کیونکہ بڑا ذہین بڈھا تھا۔ اس نے کہا میری کھجوریں' تو ابھی دیکھیں دوبارہ پھل دے دیا ہے۔ یہ بات سن کر بادشاہ کے منہ سے پھر "زہ" نکل گیا۔ اسی وقت وزیر نے ایک اور تھیلی نکالی اور اسے پکڑا دی۔ اس نے کہا واہ واہ کھجوریں ایک سال میں پھل نہیں دیتیں یہاں تو ایک سال میں دو پھل دے دیئے ہیں' کیسی رہی۔ پھر اس کے منہ سے "زہ" نکلا اور وزیر نے ایک تھیلی اور پکڑا دی۔ اور اس نے کہا بھاگو یہاں سے یہ بڈھا تو ہمارے خزانے لوٹ لے گا ایسا عقل والا بڈھا ہے کہ کچھ نہیں چھوڑے گا۔

اب اللہ تو ایسا بادشاہ نہیں ہے جس کے خزانے لوٹے جاسکیں۔ یہ ہے مضمون جس کے تعلق میں مجھے یہ روایت ہمیشہ یاد آجاتی ہے اللہ کے خزانے تو کوئی بھی نہیں لوٹ سکتا' ختم کر ہی نہیں سکتا۔ رسول اللہ ﷺ نہیں لوٹ سکے تو اب دنیا میں اور کون لوٹ سکے گا' لوٹے مگر ختم نہیں کر سکے۔ تو اسلئے میں ہندوستان والوں کو خصوصیت سے یہ پیغام دیتا ہوں اور پاکستان کے احمدیوں کو بھی یہی پیغام ہے جو شکوے شکایات ہیں تکلیفوں کے ان پر صبر کریں اور صبر کے ساتھ شکر کا مضمون یوں باندھا گیا ہے جیسے چولی دامن کا ساتھ ہو۔ آپ صبر کریں' آپ کے صبر کا پھل خدا ضرور دے گا وہاں بھی دے گا اور باہر تو بے شمار پھل لگ رہا ہے۔ اور ہم کبھی بھی نہیں بھولے اس بات کو کہ یہ خصوصیت کے ساتھ پاکستان کے مظلوموں کی قربانیاں ہیں جن کا پھل ساری دنیا کھا رہی ہے اور اس پھل کا اب ہم فیصلہ کر چکے ہیں کہ ضرور شکر ادا کریں گے اور اس کثرت سے ادا کریں گے کہ خدا کی تقدیر لحہ لحہ ہمارے لئے "زہ" کا لفظ استعمال کرتی چلی جائے گی۔

اور ہر دفعہ جب خدا کا کلام ان معنوں میں ظاہر ہو گا کہ تم نے خوب کیا میں راضی ہو گیا تو اس کی بے شمار نعمتیں بھی ہم پر اتریں گی جن کا کوئی شمار ممکن نہیں ہے اور ہر نعمت کا شکر ہم پر واجب ہوتا چلا جائے گا۔ جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ کے متعلق اللہ نے فرمایا کہ وہ تمام نعمتوں کا شکر ادا کرنے والا تھا۔ یہاں انعمہ میں اگرچہ تمام کا لفظ استعمال نہیں ہوا مگر مضمون میں انعمہ سے مراد ہر نعمت کا اور نعمت کے اندر اس کے بڑے ہونے کا بھی ذکر موجود ہے۔ یہ عربی محاورہ ہے کیونکہ اللہ کی نعمتیں تو ابراہیمؑ پر تھیں ہی بے شمار۔ اجتبٰہ جب فرما دیا تو اس سے بڑی نعمت اور کیا ہو سکتی ہے۔ تو یہ ساری باتیں اس مضمون میں داخل ہیں۔ نعمتوں کا شکر ادا کرنا ہم پر فرض ہے اور ان شکروں کو ادا کرتے کرتے تھکنا نہیں ہے۔

اس سلسلے میں جیسا کہ میں نے گزشتہ دفعہ بھی ہندوستان کو نصیحت کی تھی ایک بات یاد رکھیں کہ ان کو مالی قربانی کی عادت ڈال دیں۔ جتنے نئے آنے والے ہیں ان کو لازماً مالی قربانی کی عادت ڈال دینی چاہئے اور یہ پیغام تو سب دنیا کے لئے ہے۔ ہر ایک شخص جس کی اولاد کو خدا تعالیٰ کوئی نوکری دیتا ہے یا تجارت میں کامیابی عطا فرماتا ہے ان سب کا فرض ہے کہ وہ خدا کی راہ میں اس کو اور خرچ کریں کیونکہ اس سے ان کا مال بڑھے گا' کم نہیں ہو گا۔ ابھی کل ہی کی ملاقاتوں میں ایک خاتون تشریف لائی تھیں اپنی بیٹی کو ساتھ لے کے اور ان کی طرف سے لفافہ مجھے دیا کہ تمام چندے ادا کرنے کے بعد پیچھے جتنی تنخواہ اس بچی کی بنتی تھی' پہلی تنخواہ وہ ساری کی ساری یہ پیش کر رہی ہے اس کو خدا کی راہ میں استعمال کرلیں اور میں نے یہ دستور بنا رکھا ہے کہ جو بھی پہلی تنخواہ دیتا ہے اس طرح اس کو (بیت الذکر) کے لئے یا (بیوت الذکر) کی تعمیر میں استعمال کیا جائے۔

چنانچہ یہ بھی ایک بڑی مد ہے جو بنتی چلی جارہی ہے اور اس کے نتیجے میں ہم ایسے علاقوں میں (بیوت الذکر) بناتے ہیں جہاں غربت کی وجہ سے وہ لوگ توفیق نہیں پاتے کہ (بیوت الذکر) بنا سکیں۔ تو یہ بھی ایک شکر کا طریقہ ہے اور جو (بیوت الذکر) احمدی بنائیں گے۔ اب دیکھیں ناشکر کتنا لامتناہی چیز ہے۔ ان ساری (بیوت الذکر) میں اللہ کا شکر ادا کیا جائے گا اور غریب علاقوں میں اگر (بیت الذکر) بنے تو اور بھی زیادہ ممنون ہوتے ہیں۔ امیر تو یہ سوچ لیتے ہیں کہ ہمیں توفیق ملی تھی ہم نے (بیت الذکر) بنالی' بعضوں کو بے وقوفی سے یہ بھی شاید خیال آتا ہو کہ ہم نے بڑا کمال کر دیا ہے یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ اللہ پہ احسان کیا ہے مگر فخر سے پھولے پھرتے ہیں کہ ہم نے کمال کر دیا ہے (بیت الذکر) بنادی' مگر غریب نہیں یہ بات کرتا' سوچتا نہیں یہ بات' اس کو تو پتہ ہے کہ مجھ میں توفیق ہی نہیں تھی۔

پس ایسے لوگ جو اپنی آمد خواہ کسی قسم کی آمد شروع ہوئی ہو' تجارت کی ہو' انڈسٹری کی ہو یا تنخواہوں وغیرہ کی ہو وہ خدا کے حصے کے چندے نکالنے کے بعد بقیہ رقم جو بچتی ہے وہ پہلی رقم پہلے مہینے کی پوری کی پوری ادا کر دیں یہ ایک بہت بڑا نیکی کا فعل ہے جو بڑھتا چلا جائے گا اور چونکہ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے اسے ہم غریب علاقوں میں (بیوت الذکر) کے لئے استعمال کرتے ہیں تو وہاں وہ سارے شکر گزار ہوں گے اور جو بھی وہ شکر گزاری کریں گے اس کی جزا ان کو ملتی چلی جائے گی۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ بیرونی جماعتیں بھی اس سے نصیحت پکڑیں گی اور ہندوستان کی جماعتیں بھی خصوصیت کے ساتھ اس طرف بھی توجہ کریں گی کہ غریبوں کے چندے۔ سے بچت کر کے وہاں (بیوت الذکر) بنانے کے لئے استعمال کریں اور کچھ زائد رقم ہم انشاء اللہ تعالیٰ مہیا کریں گے۔

میں سمجھتا ہوں (بیوت الذکر) تو جتنی بنائی جاسکتی ہوں بناتے چلے جانا چاہئے کیونکہ (بیت الذکر) میں مومن کی روح ہے' مومن کی جان ہے' (بیت الذکر) جماعت کا قائم مقام ہے اور (بیت الذکر) کے نتیجے میں ہی جماعت کو تقویت ملتی ہے۔ اس سلسلہ میں افریقہ والوں کو بھی میں نے ہدایت کی تھی۔ بعض دفعہ تھوڑی دیر کام کرنے کے بعد وہ لوگ تھک بھی جایا کرتے ہیں تو ان کو بھی میں دوبارہ بتا رہا ہوں (بیوت الذکر) کی تعمیر سے رکنا نہیں ہے۔ یہ نہ سمجھیں کہ بیس بنادیں ہم نے یا تیس بنادیں' بناتے چلے جائیں۔ کوئی جماعت ایسی نہ ہو جس کی اپنی (بیت الذکر) نہ ہو اور جہاں (بیوت الذکر) ہو جائیں گی وہاں جماعتیں مستحکم ہو جائیں گی پھر ناممکن ہے کہ ان کو ہٹایا جاسکے کیونکہ جماعتیں (بیت الذکر) سے وابستہ ہوتی ہیں اور (بیت الذکر) ہی میں تمام انسانوں کے اجتماع کا مضمون داخل ہے۔

ان اول بیت وضع للناس میں یہی مضمون ہے جو بیان فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سارے بنی نوع انسان کو جو باندھنے کا فیصلہ کیا تھا کہ ایک ہاتھ پر اکٹھے ہو جائیں تو اللہ نے دیکھیں کیسی ترکیب کی اپنا گھر بنایا تاکہ اس کا فائدہ سارے بنی نوع انسان کو پہنچے اور سارے بنی نوع انسان اس گھر کے ذریعے ایک ہاتھ پر اکٹھے ہو جائیں۔ اب دیکھ لیں تمام بنی نوع انسان کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو وہاں مبعوث فرما کر خانہ کعبہ کے گرد اکٹھا کر دیا ہے تو جہ ہر دفعہ یہی پیغام لے کے آتا ہے کہ (بیوت الذکر) میں تمہاری زندگی ہے' (بیوت الذکر) میں تمہاری جماعت ہے۔

پس (بیوت الذکر) کی تعمیر کی طرف دنیا کے تمام ممالک متوجہ ہوں اور - - - - جو ہمارے دشمنوں کو دشمنی ہے (بیوت الذکر) سے اس کے باوجود جہاں جہاں جس طرح توفیق ملے (بیوت الذکر)

ضرور بنائیں۔ اس کی سزائیں بھی ملتی ہیں (بیوت الذکر) بنانے کے نتیجے میں شہید بھی کئے جاتے ہیں مگر اللہ کا گھر بنانے سے احمدی باز نہیں آسکتا۔ اگر ایسے حالات پیدا ہوں کہ اس کے نتیجے میں نقصان کا ایسا خطرہ ہو کہ جماعت کی (دعوت الی اللہ) میں رکاوٹ پیدا ہو تو ایسی صورت میں مخفی طور پر (بیوت الذکر) بنانا یہ ممکن ہے اور بنانی چاہئیں۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ اس طریق پر انشاء اللہ تعالیٰ مشکلات بھی دور فرمادے گا اور فرمانے لگا ہے' فرما رہا ہے۔

ایسے آثار نظر آرہے ہیں جن سے لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ اب (-) تلوار کی طرح لٹک رہی ہے اور یہ تلواریں جگہ جگہ گر بھی رہی ہیں مگر ہوش نہیں آرہی۔ اگر (-) ہوش نہ آئے' خدا کی طرف سے کھٹکھٹانے والی چیزیں بار بار دلوں کے دروازے کھٹکھٹا رہی ہوں' آفات دلوں کے دروازے کھٹکھٹا رہی ہوں اور ان کو ہوش نہ آئے تو پھر آخری تقدیر جو ہے وہ پھر کلیتہً منہدم کردیا کرتی ہے' ان کی ساری تعمیروں کو منہدم کردیا کرتی ہے۔ ان کی ساری تدبیروں کو منہدم کردیتی ہے' جو خدا کا گھر منہدم کرنے میں فخر کریں ان کے گھر باقی کیسے رہ سکتے ہیں۔ اللہ پکڑ میں دھیما ضرور ہے اُملی لھم ان کیدی متین میں مہلت تو ان کو دیتا ہوں مگر میری پکڑ بہت سخت ہے۔ جب بھی ان کے پیمانے بھریں گے اور مجھے تو اب بھرے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں تو پھر وہ جو خدا کے گھر کے دشمن تھے' خدا کے گھر مٹانے کے درپے تھے ان کے گھر ضرور مٹائے جائیں گے اور مٹائے جا بھی رہے ہیں اور ان کو سمجھ نہیں آرہی۔

تو اس وجہ سے میں ہمیشہ پاکستان کے لئے خود بھی دعا کرتا ہوں اور آپ کو بھی یہ مضمون چل پڑا ہے تو دعا کی طرف متوجہ کررہا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کی پیروی میں جب کہ دشمن نے ظلم کی حد کردی تھی یا حدیں پھلانگ چکا تھا حضور اکرم ﷺ نے یہ دعا کی (-) اے میرے اللہ میری قوم کو ہدایت دے (-) یہ جانتے نہیں۔ یہ جو شرط ہے "نہیں جانتے" یہ شرط قبولیت دعا کے لئے ضروری ہے۔ جس طرح قوم نے ظلم کئے تھے ان کے لئے رسول اللہ ﷺ اللہ سے ہدایت مانگ کیسے سکتے تھے' سوائے اس عذر کے کہ (-) کہ وہ جانتے نہیں۔ مگر جب بھی میں یہ دعا کرتا ہوں میرے دل پہ یہ بوجھ پڑتا ہے کہ یہ لوگ تو جانتے ہیں اور جان بوجھ کے ایسا کررہے ہیں۔ اچھا بھلا پتہ ہے کہ یہ مظلوم ہیں ان پر ظلم کرنا جائز نہیں ہے اس کے باوجود ظلم کرتے چلے جاتے ہیں۔

اب ہمارے مربی قدیر صاحب (عبدالقدیر قمر صاحب۔ مرتب) اس وقت پچیس سال عمر قید کاٹ رہے ہیں (-) اس کے ساتھ اور بھی بہت سے' وہ اس وقت جیلوں میں سڑ رہے ہیں جن کی سب سے بڑھ کر تکلیف یہ ہے کہ خدمت سے محروم ہوگئے ہیں۔ بڑی محنتیں کیں' بڑا علم سیکھا اور زندگیاں وقف کردیں کہ خدا ہم سے کام لے گا خدا کی راہ میں قربانیاں پیش کریں گے اور اب بیکار بیٹھے ہوئے ہیں۔ تو ان کو تو میں یہ پیغام دیتا ہوں کہ آپ بیکار نہیں ہیں۔ یہ کہنا تو آسان ہے کہ اللہ آپ کو جزاء دے گا مگر جو صبر کی حالت میں سے گزر رہا ہو وہی جانتا ہے کہ کتنا مشکل کام ہے۔ کوئی شخص زندگی بھر کے لئے جیل کی کال کوٹھڑیوں میں ٹھونس دیا جائے اور اس کو پتہ ہو کہ کوئی مصرف نہیں ہے یہاں اور میری ساری عمر کی کمائیاں گویا ہاتھ سے چھنی گئیں اور ضائع ہوگئیں اور وہ کمائیاں کیا تھیں' اللہ کی راہ میں خدمت کرنے کا شوق۔ تو اس کی تکلیف کا تصور کرکے دیکھیں کہ کتنی زیادہ اس کی تکلیف ہے۔

ضمناً آپ سے گزارش ہے کہ اب رمضان آنے والا ہے' اپنی راتوں کو ایسے اسیران راہ مولا کے لئے گریہ وزاری کے ساتھ ایک واویلے میں تبدیل کردیں۔ شور مچادیں' ایسا شور آپ کے دل سے اٹھے کہ اس شور سے ناممکن ہے کہ خدا کی تقدیر حرکت میں نہ آئے۔ میں امید تو یہ رکھتا ہوں کہ وہ تقدیر حرکت میں آرہی ہے' آچکی ہے (-)

پس یاد رکھیں کہ اللہ کی ثنا میں اس کے شکر کا حق ادا کریں اور شکر کے حق ادا کرنے میں ایک یہ بات بھی ضمناً داخل ہے اور لازماً داخل ہے کہ ہر قسم کے ظلم سے ہاتھ کھینچ لیں۔ اللہ احسان کررہا ہو اور آپ اس کے شکر کا حق ادا کرتے ہوئے لوگوں پر ظلم کررہے ہوں یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ تضادات ہیں۔ اسی کو حضور اکرم ﷺ نے کفر فرمایا ہے۔ کفر کا مطلب ناشکری بھی ہے اور اللہ کا انکار بھی ہے تو اپنی عادت بنائیں کہ کبھی ظلم نہیں کرنا کسی پہ۔ گھر میں ہو یا گھر سے باہر ہو۔ بیوی بچے ہوں یا اعزاء اور اقرباء ہوں یا غیر ہوں' ظلم کا تصور بھی احمدی کے ذہن میں داخل نہیں ہونا چاہئے۔ کیوں؟ اگر اس کے ذہن میں ظلم کا تصور آجائے اور جگہ بنالے خواہ وہ کسی پر ظلم ہو تو اسی حد تک اللہ اپنی نعمتوں سے ہاتھ اٹھالے گا۔ اور یہ کہنا کہ ہم شکر بھی ادا کررہے ہیں' بہت قربانیاں دے رہے ہیں اور ساتھ ظلم بھی چل رہا ہو یہ دو چیزیں اکٹھی چل نہیں سکتیں' یہ ہو نہیں سکتا۔ تو اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

ایک جو آخری حدیث اس ضمن میں میں نے رکھی ہوئی ہے جس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود (-) کے شکر' تقویٰ' طہارت کے متعلق بعض اقتباسات ہیں جو پیش کرنے ہیں مگر چونکہ وقت ختم ہوگیا ہے اس لئے اگلے خطبے میں اس باقی حدیث سے بات شروع کرکے تو حضرت مسیح موعود (-) کے اقتباسات پھر آپ کے سامنے رکھوں گا۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 29 جنوری 1999ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

بدھ 31- مارچ 1999ء

- 0-45 a.m. نارویجین سروس۔
- 1-20 a.m. ہماری کائنات۔
- 1-55 a.m. تقریر جلسہ سالانہ راولپنڈی
- 2-20 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
- 3-25 a.m فرنچ زبان سیکھئے۔
- 4-05 a.m. تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔ خبریں
- 4-50 a.m. چلڈرنز کارنر۔ قرآن مجید کا صحیح تلفظ۔
- 5-10 a.m. لقاء مع العرب
- 6-15 a.m. چلڈرنز پروگرام۔ واقفین نو۔
- 6-45 a.m. اردو کلاس۔
- 7-50 a.m. فرنچ زبان سیکھئے۔
- 8-30 a.m. تقریر جلسہ سالانہ راولپنڈی
- 8-55 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
- 10-05 a.m. تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔ خبریں
- 10-50 a.m. چلڈرنز کارنر۔ قرآن مجید کا صحیح تلفظ۔
- 11-10 a.m. سواحیلی مذاکرہ۔ سیرت النبی ﷺ
- 12-05 p.m. درس الحدیث۔ از جمیل الرحمان صاحب۔ سواحیلی ترجمہ کے ساتھ۔
- 12-25 p.m. ہماری کائنات۔
- 12-55 p.m. لقاء مع العرب۔
- 2-00 p.m. اردو کلاس۔
- 3-05 p.m. انڈونیشین سروس۔
- 4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں
- 4-35 p.m. جرمن زبان سیکھئے
- 5-10 p.m. تبرکات ذکر حبیب جلسہ سالانہ ربوہ۔ 1956ء
- 5-55 p.m. بنگالی سروس
- 7-00 p.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
- 8-00 p.m. چلڈرنز کارنر۔ مقابلہ حفظ اشعار۔
- 8-20 p.m. چلڈرنز کارنر۔ ورزش اور تفریحی پروگرام۔ واقفین نو۔
- 9-00 p.m. جرمن سروس۔
- 10-05 p.m. تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔
- 10-30 p.m. اردو کلاس
- 11-40 p.m. لقاء مع العرب

جمعرات یکم اپریل 1999ء

- 12-45 a.m. فرنچ پروگرام۔
- 1-10 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ المائدہ۔ چیز ٹوسٹ۔
- 1-30 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن۔ لائف سٹائل۔ شمارہ نمبر 15۔
- 2-20 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
- 3-25 a.m. جرمن زبان سیکھئے۔
- 4-05 a.m. تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں
- 4-50 a.m. چلڈرنز کارنر۔ مقابلہ حفظ اشعار۔
- 5-05 a.m. لقاء مع العرب
- 6-05 a.m. تبرکات۔ ذکر حبیب۔ از

صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب۔

6-50 a.m. اردو کلاس۔

7-55 a.m. جرمن زبان سیکھئے۔

8-30 a.m. تقریر۔ازراجہ منیر احمد صاحب۔

8-55 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔

10-05 a.m. تلاوت۔درس الحدیث۔خبریں

10-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔ مقابلہ حفظ اشعار۔

11-00 a.m. سندھی پروگرام۔ خطبہ جمعہ 4-4-97

12-05 p.m. احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ شمارہ نمبر15۔

12-55 p.m. لقاء مع العرب۔

1-55 p.m. اردو کلاس۔

3-00 p.m. انڈونیشین سروس۔

4-05 p.m. تلاوت۔خبریں

4-40 p.m. عربی زبان سیکھئے

5-00 p.m. فرام دی آرکائیوز۔ مجلس سوال وجواب۔

6-00 p.m. بنگالی سروس

7-20 p.m. ہومیوپیتھی کلاس۔

8-35 p.m. چلڈرنز کارنر۔ قرآن مجید کا صحیح تلفظ۔

8-55 p.m. جرمن سروس۔

10-05 p.m. تلاوت۔درس ملفوظات۔

10-30 p.m. اردو کلاس

11-35 p.m. لقاء مع العرب

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

واقفین نو کے آل ربوہ علمی مقابلہ جات

ربوہ 23 مارچ 1999ء۔ واقفین نو کے آل ربوہ علمی مقابلہ جات کا انعقاد آج بیت المھدی سے ملحقہ لان میں کیا گیا۔ تقریب کے دو سیشن ہوئے پہلے سیشن میں تلاوت، نظم، اور تقاریر کے علاوہ دینی معلومات کے فائنل مقابلے ہوئے اس سیشن کے مہمان خصوصی مکرم سید میر قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تھے۔ مقابلوں کے اختتام پر آپ نے بچوں اور ان کے والدین اور نگرانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج کے پروگرام دیکھ کر انہیں بہت خوشی ہوئی۔ چار پانچ سو واقفین نو بچے موجود ہیں اس لحاظ سے حاضری بھی خوشکن ہے۔ آپ نے واقفین نو بچوں کو نصیحت کی کہ پانچوں نمازیں بروقت ادا کریں۔ اور سلام کو رواج دیں آپ نے تقریروں کے ضمن میں کہا کہ حضور ایدہ اللہ نے جو طریق بیان فرمایا ہے اس پر عمل کریں بچے خود تیاری کریں خود تقریر لکھیں۔ بڑے ان کو صرف تقریر کا مضمون سمجھا دیں تقریر لکھ کر نہ دیں۔ نہ بچے یہ تقاریر رٹ کر سنائیں۔

پہلا سیشن آٹھ بجے شروع ہو کر ساڑھے دس بجے تک جاری رہا۔ دوسرے سیشن کا آغاز دس بج کر 35 منٹ پر ہوا۔ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید اس سیشن کے مہمان خصوصی تھے۔ محترم چوہدری صاحب صدر عمومی مکرم کرنل ایاز محمود احمد خان صاحب کے ہمراہ تشریف لائے تو بچوں نے اھلاً و سھلاً و مرحبا کہہ کر کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا۔ اس سیشن میں تلاوت قرآن کریم عزیزہ صباح النور صاحبہ دار الصدر غربی نے کی۔ بعد میں عزیزہ مبتہ الوحید صاحبہ دار العلوم غربی الف نے نظم پڑھی اور اس کے بعد عزیزہ ماریہ ظفر صاحبہ نے تقریر کی۔

مکرم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب سیکرٹری وقف نو ربوہ نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ یہ مقابلے پہلے محلے کی سطح پر اور پھر آٹھ بلاکس کی سطح پر ہوئے۔ آج فائنل مقابلے ہوئے۔ محلے میں مقابلوں کے لئے ہر محلہ میں مرکزی نمائندہ بھجوایا گیا جنہوں نے اجلاس عام میں بچوں کا انتخاب کیا۔ اس طرح سے ہر محلے کے واقفین نو بچوں کا معیار بھی سامنے آگیا۔

اس کے بعد محترم وکیل اعلیٰ صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے اس موقع پر بچوں سے خطاب کرتے ہوئے انہیں صفائی اور پاکیزگی اختیار کرنے کی طرف متوجہ کیا۔ آپ نے کہا کہ حدیث کے مطابق صفائی ایمان کا حصہ ہے۔ اپنے، جسم، لباس گھر کے ماحول، اپنے بستے اور بستر کو صاف رکھیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ راستے میں جو تکلیف پہنچانے والی چیز موجود ہو اس کو ہٹا دینا صدقہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ چھوٹی چھوٹی نیکیوں کو اختیار کریں۔ بعد ازاں محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے دعا کرائی اور 11 بج کر 25 منٹ پر اس تقریب کا اختتام ہوا جس کے بعد مردوں، عورتوں اور بچوں کی خدمت میں ریفرشمنٹ پیش کی گئی۔

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 300 گھرانوں کے ایک ہزار سے زائد مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جارہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کرکے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کردیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کردیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوشخبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جارہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پاسکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

(ج) نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کرکے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جاسکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت ربوہ)

اعلان داخلہ

○ نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (NUST) نے مندرجہ ذیل پروگراموں میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

1۔ بیچلرز پروگرام۔

انجینئرنگ (سول۔ ایرو سپیس۔ AVIONICS۔ ٹیلی کام۔ کمپیوٹر سافٹ ویئر۔ الیکٹریکل میکینیکل۔ کمپیوٹر سسٹم)

میڈیسن (BDS-M.B.B.S)

مینجمنٹ (BBA آنرز)

داخلہ سے قبل داخلہ ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہو گا۔

2۔ ماسٹرز پروگرام

انجینئرنگ (STRUCTURAL۔ میکینیکل۔ سول۔ کمپیوٹر سافٹ ویئر کمپیوٹر سسٹم۔ ماحولیات۔ الیکٹریکل)

مینجمنٹ (M B A)

داخلہ سے قبل داخلہ ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہو گا۔

ہر دو پروگراموں کے داخلہ فارم 600 روپے کے عوض دفتر سے یا 650 روپے بذریعہ ڈاک اس ایڈریس سے منگوائے جاسکتے ہیں۔

N US T

تمیز الدین روڈ لال کرتی

راولپنڈی چھاؤنی

فون۔83-927158-9271581

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مطالبات تحریک جدید

○ "تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے۔ جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جاسکے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آجائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کردیں۔ اور اپنی عمریں اسی کام میں لگا دیں۔ تحریک جدید کو اسی لئے جاری کیا گیا ہے۔ تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر ہونا ضروری ہوتا ہے۔"

(مطالبات صفحہ نمبر5)

(وکیل المال اول تحریک جدید)

A Leading Name in Screen Printing
KHAN NAME PLATES
NAMEPLATES, STICKERS, MONOGRAMS, CLOCK DIALS, SHIELDS AND ALL TYPES OF REQUIRED SCREEN PRINTING (ON CUSTOMER'S DEMAND)
LAHORE, Ph: 5150862-844862

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 27-مارچ-گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 9 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 29 سنٹی گریڈ
31-مارچ غروب آفتاب- 6-29
یکم اپریل طلوع فجر- 4-31
یکم اپریل طلوع آفتاب 5-54

عالمی خبریں

نیٹو کے حملے جاری رہے

یوگوسلاویہ میں سربوں کے ٹھکانوں پر نیٹو کے فضائی حملے دوسرے روز بھی جاری رہے۔ یوگوسلاویہ کی متعدد فوجی تنصیبات تباہ کردی گئیں۔ 70 طیاروں نے دوسرے روز بمباری کی۔ 70 سے زائد افراد ہلاک اور 250 زخمی ہوئے۔ امریکہ نے کہا ہے کہ اس جنگ کے ذمہ دار صدر ملا سوچ ہیں جنہوں نے محض ضد کرکے اپنی قوم کو ایک بے مقصد جنگ میں الجھادیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوگوسلاویہ کے سربوں کی جنگی صلاحیت ختم ہو جانے تک حملے جاری رہیں گے۔

امریکہ کے خلاف مظاہرے

کئی ملکوں میں امریکہ اور نیٹو کے ممالک کے خلاف مظاہرے بھی ہوئے۔ ان میں روس بھی شامل ہے جو سربوں کا حامی اور فضائی حملوں کا مخالف ہے۔

امریکہ میں تابکاری کا خطرہ

امریکہ نے تابکاری کے خطرے کے پیش نظر ریاست پنسلوانیا کے ایٹمی پلانٹ کو بند کردیا ہے۔ ایٹمی پلانٹ کے ایک یونٹ میں کئی سال قبل خرابی پیدا ہوئی تھی جسے دور کرنے کی تگ و دو طویل عرصہ جاری رہنے پر بھی کامیاب نہ ہوئی۔ چنانچہ ماہرین نے یونٹ بند کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔

34 ہزار افراد گرفتار

مقبوضہ کشمیر کی کٹھ پتلی انتظامیہ نے 34 ہزار کشمیریوں کی گرفتاری کا اعتراف کرلیا ہے۔ ریاستی وزیر داخلہ نے اسمبلی میں دعویٰ کیا کہ یہ گرفتاریاں ڈاکے کے قانون کے تحت عمل میں آئی ہیں مگر عدالتوں میں صرف دو ہزار چالان روانہ کئے گئے۔ 32 ہزار افراد بغیر مقدمے کے نظر بند ہیں۔

ٹوکیو میں زلزلہ

جاپان کے دارالحکومت ٹوکیو میں گزشتہ روز زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے ایک عورت کے زخمی ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ ایٹمی تحقیقاتی مرکز میں کام بند کرنا پڑا۔

فرانس میں کرپشن پر استعفیٰ

فرانس میں آئینی کمیٹی کے سربراہ اور سابق وزیر خارجہ موسیو ڈوما نے کرپشن کے الزامات عائد ہونے پر استعفیٰ دے دیا۔

نئی جنگ کی تیاریاں

طالبان اور شمالی اتحاد میں بڑے پیمانے پر جنگ کی تیاریاں کی جارہی ہیں۔ اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندے لخدار براہیمی نے اس خدشے کا اظہار کرتے ہوئے فریقین سے کہا ہے کہ مذاکرات کے نئے دور کے لئے تاریخ کا تعین کیا جائے۔ واضح رہے کہ مذاکرات کے سابقہ دور میں فریقین نے جنگ بندی اور وسیع البنیاد حکومت کے قیام پر اتفاق کیا تھا۔

پیراگوئے کے صدر کا مواخذہ

جنوبی امریکہ کے ملک پیراگوئے کے صدر رال کیوباسی کے خلاف بدعنوانیوں اور اپنے اختیارات کے ناجائز استعمال کے الزامات کے تحت سینٹ میں مواخذے کا عمل شروع ہوگیا ہے پچھلے دنوں نائب صدر کو قتل کیا گیا تو صدر پر ان کے قتل کا الزام عائد کیا گیا۔

سرنگ میں آگ

اٹلی کو فرانس سے ملانے والی سرنگ میں آگ بھڑک اٹھنے سے 17 افراد ہلاک ہوگئے جبکہ متعدد لاپتہ ہیں۔ آگ بیلجیئم کے ایک ٹرک میں لگی جو بالآخر تمام سرنگ میں پھیل گئی۔

ملکی خبریں

بجلی سستی ہونے کی نوید

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ بجلی سستی ہونے سے مہنگائی کم ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ صوبے میں آٹے کی کوئی قلت نہیں۔ اب ہم ایٹمی قوت کے بعد اقتصادی قوت بھی بنیں گے۔

خطبہ حج

مکۃ المکرمہ میں امام خانہ کعبہ نے خطبہ حج میں کہا کہ غلط طریق سے مال کا حصول اور بدعنوانی امت مسلمہ کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ کرپشن نے فساد مچادیا۔ یا اللہ حکمرانوں کو سیدھی راہ دکھا انہوں نے کہا کہ ذرائع ابلاغ کو قرآن و سنت پر مبنی نظام کے تحفظ کے لئے استعمال کیا جائے۔ اسلام دشمن طاقتیں امت مسلمہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے لئے سرگرم عمل ہیں۔

20 لاکھ مسلمانوں نے حج کیا

اس سال 20 لاکھ مسلمانوں نے فریضہ حج ادا کیا۔ میدان عرفات میں روح پرور اجتماع میں آنسوؤں کی برسات میں گناہوں سے توبہ کی گئی۔

سعودی عرب کی جیلوں میں

قومی اسمبلی کے وقفہ سوالات میں بتایا گیا کہ سعودی عرب کی جیلوں میں سوا تین ہزار پاکستانی نظر بند ہیں۔

پاکستان کی اقتصادی مضبوطی

وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے کہا ہے کہ پاکستان کی اقتصادی مضبوطی سے کشمیر سیب کی طرح جھولی میں آگرے گا۔

بے نظیر کی نااہلی کا مسئلہ

سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میری نااہلی پوری عدلیہ کا مسئلہ ہوگا۔ چند ججوں پر میرے اعتراض کو تمام عدالتی نظام پر عدم اعتماد نہ سمجھا جائے وائس آف جرمنی کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں عدلیہ کی عزت کرتی ہوں۔ ہر جج کی عزت کرتی ہوں۔

عید کے بعد ملک گیر جلوس

پاکستانی عوامی اتحاد نے عیدالاضحیہ کے بعد ملک گیر جلسے جلوسوں کا فیصلہ کیا ہے۔ حامد ناصر چٹھہ اور نوابزادہ نصراللہ نے مشترکہ پریس کانفرنس کی۔ باخبر ذرائع نے کہا کہ مخالف سیاسی جماعتوں کے گرینڈ اپوزیشن الائنس بنانے کی تیاریاں ٹھنڈی پڑ گئیں۔ پونم میں اے این پی کی قیادت سے شدید اختلافات کا اظہار کیا جارہا ہے۔

نجی پاور کمپنیوں کا مسئلہ

ایک مقامی اخبار کے زیر اہتمام ایک مجلس مذاکرہ میں ماہرین نے کہا کہ نجی پاور کمپنیوں نے نرخ کم نہ کئے تو واپڈا دیوالیہ ہوجائے گا۔ اور ملک خطرے میں پڑ جائے گا ان کمپنیوں کو اگلے سال 60۔ ارب روپے دینے پڑیں گے۔ جبکہ ادارہ پہلے ہی 60۔ ارب کے خسارے میں جارہا ہے۔

ضمانتوں پر رہائی

جماعت اسلامی کے سینکڑوں کارکنوں کو ضمانتوں پر رہا کردیا گیا۔

دانتوں کا معائنہ
مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
3:30 تا 7:30 شام
احمدیہ ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک
ربوہ

ہمارے ہاں جستی روم کولرز۔ گیزرز۔ کوکنگ رینج روم ہیٹرز ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح کے ٹیوب پمپ دستیاب ہیں۔ نیز ریپیئرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے
الفضل الیکٹرونکس
کالج روڈ نند اکرچوک ٹاؤن شپ لاہور
511 4822
511 8076

تمام طلباء کو نیا سال مبارک ہو
نئے سال کے لئے کتابیں، کاپیاں۔ سٹیشنری اور سکول بیگ رعایتی قیمت پر خرید فرمائیں۔
رؤف بک ڈپو
اقصیٰ روڈ ربوہ
212297

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ
ربوہ
دوکان 212515
رہائش 212300

کیور یٹو ادویات حیوانات
اپھارہ، سرکن (پیشاب کیساتھ خون آنا) تھنوں کی خرابیاں، سوزش، زہرباد، دودھ کی کمی، ناڑ، گلٹی، منہ کھر، اخراج رحم اور گل گھوٹو وغیرہ کیلئے مفید و موثر ادویات نیز مرغیوں کی امراض رانی کھیت، چیچک، انڈوں کی کمی وغیرہ کے لئے موثر ادویات دستیاب ہیں۔
لٹریچر مفت طلب فرمائیں بذریعہ ڈاک -/Rs.5 ٹکٹ ارسال فرمائیں
کیور یٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان فون: 04524-213156, 771

میٹرک کے رزلٹ کے منتظر طلباء و طالبات کے لئے وقت کا بہترین مصرف
نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز۔ ربوہ میں مورخہ 5 اپریل 99 سے مختلف ڈپلومہ کورسز اور شارٹ کورسز کی کلاسز کے لئے داخلے شروع ہیں۔ مزید معلومات کالج آکر یا بذریعہ فون حاصل کی جاسکتی ہیں۔ طالبات صبح 8 بجے تا 10:30 تک کالج آکر معلومات حاصل کر سکتی ہیں۔ طالبات کے لئے لیڈی انسٹرکٹرز موجود ہیں۔
نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز 23 شکور پارک ربوہ فون نمبر: 212034